www.wilayattimes.com
اشاعت کا تیسرا سال

ہفت روزہ
ولایت ٹائمز
WILAYAT TIMES
سرینگر

الله کی ولایت مومنین اور متقین پر ہے وہ انھیں تاریکی سے روشنی کی طرف نکال لاتا ہے

جلد:04 ☆ شمارہ نمبر:10 ☆ تاریخ:05 فروری 2018 تا 11 مارچ 2018ء بمطابق 16 جمادی الاول 22 جمادی الثانی 1439ھ ☆ صفحات:8

دنیا نے شام کو تنہا چھوڑا اور دہشتگردوں نے پوری قوت سے شام کو ختم کرنے کی کوشش کی تاہم فتح ہم مظلوم شامیوں کی ہی ہو گی

سلامتی کونسل میں شام کے سفیر بشار جعفری کا اہم خطاب

جولوگ غوطہ شرقیہ میں چھوٹے بچوں کے قتل کا رونا رو رہے ہیں کو مکمل حق حاصل ہے، اپنی رائے بیان کرنے کا، اور میں ان کی رائے کا احترام کرتا ہوں۔ لیکن مجھے بھی صرف اتنا کہنے کا حق دیں، کہ میں اس وقت بھی شام میں ہوں یہاں مجھے دس سال ہو گئے ہیں، یہاں کی آبادی کا تقریبا 70 فیصد حصہ اہل سنت پر مشتمل ہیں، جن میں ساٹھ فیصد سنی بھائی بشار الاسد سے عشق کرتے ہیں، یہاں کے بڑے بڑے وزیر اہل سنت والجماعت مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، یہاں کا وزیر دفاع اور فوج کا سربراہ بھی سنی ہیں، جو اس وقت غوطہ شرقیہ میں آپریشن کی قیادت کر رہے ہیں، کیونکہ اس وقت غوطہ شرقیہ میں پانچ ہزار سے زائد دہشت گروہوں نے 200000 کے لگ بھگ آبادی کو یرغمال بنایا ہوا ہے، جو کہ سب کے سب معصوم اور نہتے لوگ اہل سنت والجماعت مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، دہشت گرد وہاں سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں سویلین آبادی پر راکٹ فائر کرتے ہیں جس سے ابھی تک 500 سے زیادہ لوگ شہید ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت اتفاق سے اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ شیعہ آبادی یہاں دمشق میں برائے نام ہے۔

ترجمہ محمد اشفاق

یہ وہ خطاب ہے جو شامی ڈپلومیسی کے اہم رکن اور سلامتی کونسل میں شامی مندوب بشار جعفری نے کیا۔ جب ان کو کہا گیا کہ تم بشار الاسد سسٹم کی پیداوار ہو، تو بشار جعفری کا جواب آسمانی بجلی کی طرح تیزی سے اور کڑک کے ساتھ کچھ یوں آیا۔ جی ہاں میں اس سسٹم کی پیداوار ہوں جس نے مجھے بچپن سے لیکر یونیورسٹی تک ہی تعلیم اتنے پیسوں میں کرادی جتنے پیسوں میں ایک کے ایف سی چکن برگر آتا ہے۔

جی ہاں میں اس سسٹم کی پیداوار ہوں جس نے تین دہائیوں تک مجھے اور شام کی ساری عوام کو ڈیزل عالمی قیمت سے کم ایک چوتھائی اور پٹرول دو تہائی قیمت پہ فراہم کیا، اور اسی طرح روزمرہ کی باقی ضروریات زندگی بھی، یہ سب کچھ صرف اس لئے ممکن ہوا، کہ حکومت مسلسل اپنی عوام کو ریلیف فراہم کرتا رہا، اس کے باوجود کہ حکومت کا اپنا اقتصادی نظام ابھی ابتدائی مراحل سے گزر رہا تھا۔

میں اس نظام کی پیداوار ہوں، جس نے سب عربی ممالک کے برعکس جس میں خلیجی جمہوری ریاستیں بھی شامل ہیں، تمام غیر آباد علاقوں میں غریب عوام کے لئے گھر بنا کر وہاں بجلی، پانی اور تمام تر ممکنہ ضروریات زندگی فراہم کر دیں۔

میں اس سسٹم کی پیداوار ہوں جس نے پچھلے چالیس سال سے تمام شامی عوام کو گندم اپنی اصل قیمت سے کم ایک چوتھائی قیمت پہ فراہم کی۔ میں اس سسٹم کی پیداوار ہوں، جس نے مجھے اور مجھ جیسے ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کو ایک وقت کے کھانے سے بھی کم قیمت پر یونیورسٹی کی تعلیم دلا کر، شامی عوام کو ڈاکٹرز، وکیل اور یونیورسٹیوں کے پڑھے لکھے لوگ فراہم کئے۔

جی ہاں میں اس سسٹم کی پیداوار ہوں، جس نے لبنان میں اپنی فوج بھیج کر، اپنے جوانوں کی قربانیاں دے کر لبنان کی حفاظت کی، اور اس کا کھویا ہوا وقار واپس کر دیا، اور وہاں نئے سرے سے امن و امان کی فضا قائم کر دی۔

جی ہاں میں اس سسٹم کی پیداوار ہوں جس نے مجھے بچپن سے سکھایا کہ تمام عرب ممالک ایک وطن کی مانند ہیں اور شام اور فلسطین اس کا ایک جزو لاینفک ہیں، جس نے مجھے سکھایا کہ مزاحمت حق اور تسلیم ہو جانا خیانت ہے، جس نے مجھے سکھایا کہ اسرائیل اور امریکہ دشمن ہیں، اور آلو بھی بھی چوڑے نہیں دیتا، جس نے مجھے اس وقت امریکہ کے سامنے سر بلند کرنا سکھایا، جس وقت سب عربی راہنماؤں کے سر امریکہ کے جوتوں پہ پڑے رہتے تھے، جی ہاں میں اسی سسٹم کی پیداوار ہوں جس نے اس وقت فلسطین اور اہل فلسطین، غزہ اور اہل غزہ کی مدد کی، جب سارے عرب ان کو اسرائیلی ظلم و ستم کے آگے تن و تنہا چھوڑ دیا تھا، جن میں سعودی عرب بھی شامل ہے، کہ جہاں مسلمانوں کا دوسرا قبلہ ہے۔ جی ہاں میں اسی سسٹم کی پیداوار ہوں کہ جس نے لبنان میں اسلامی مزاحمتی تحریک حزب اللہ کے ساتھ تعاون کیا، اور اگر اس سسٹم کا تعاون اور مدد نہ ہوتی، تو وہ تحریک اسرائیل کے ساتھ جنگ میں کبھی بھی فتح یاب نہ ہوتی، اور یاد رہے کہ حزب اللہ نے امریکہ اور اسرائیل کی طاقت کو اس وقت خاک میں ملایا جب سارے عرب ممالک کی فوجیں ان سے لڑنے سے عاجز تھیں۔ جی ہاں میں اسی سسٹم کی پیداوار ہوں، جس نے اس وقت کہ جب تین امریکی صدر اور سربراہوں نے شام کا دورہ کیا ایک دفعہ بھی اس سسٹم کا سربراہ امریکی دورے پہ نہیں گیا، حالانکہ اس وقت بعض عربی جمہوری حکومتوں کے سربراہ امریکی صدر جارج بش کے کتے کے ساتھ کھیلنے کے مشتاق ہوتے تھے۔ ہاں میں اسی سسٹم کی پیداوار ہوں جس نے کبھی بھی امریکہ کے صدر کے ساتھ بیٹھ کر نبیذ پینے کی خواہش نہیں کی، اور نہ ہی اس سسٹم کے علماء، فقہاء اور مفتیوں نے اسرائیل کے خلاف فدائی حملے حرام قرار دیئے، جب دوسری طرف اور ملکوں کے مفتیان دین نے شہزادوں اور امیروں کے خلاف احتجاج کرنا حرام قرار دیا تھا۔ جی ہاں میں اسی سسٹم کی پیداوار ہوں، جس نے کبھی بھی اپنی عوام کا پیسہ چوری نہیں کیا تاکہ ان پیسوں سے امریکی فیکٹریوں کی معیشت بحال کرے، جس نے کبھی بھی امریکی اقتصادی نظام کو تقویت نہیں دی، جس نے کبھی بھی برطانیہ کے چڑیا گھر کو بچانے کی کوشش نہیں کی، کہ جب وہ مکمل طور پر ختم ہونے جا رہا تھا، کیونکہ اس سسٹم نے اس چڑیا گھر کو بچانے کے بجائے اس فلسطینی عوام کی مدد کی جو ذوال کی جانب گامزن تھی، ہاں میں اسی سسٹم کی پیداوار ہوں، جس نے میزائل سسٹم عالمی اور امریکی بدمعاشی کی وجہ سے تھوڑا تھوڑا کر کے ٹکڑوں میں خریدا، لیکن امریکہ سے کبھی بھی اسلحہ نہیں خریدا تاکہ اس کے اسلحے کی فیکٹریوں کو تقویت دے، اور نہ ہی امریکی اسلحہ سے ایک عربی ملک بحرین پر چڑھائی کی، حالانکہ بحرینی عوام سے لڑنے اور ان کو ختم کرنے کے لئے ایک ٹینک کافی ہے، جی ہاں میں اسی سسٹم کا حصہ ہوں جس نے ہمیشہ ہر جگہ اسرائیل کے ایٹمی پروگرام کے خلاف احتجاج کیا، اس سسٹم کی پیداوار نہیں ہوں جس نے ہمیشہ ایران کے پرامن ایٹمی پروگرام کی مخالفت کی۔ جو لوگ غوطہ شرقیہ میں چھوٹے بچوں کے قتل کا رونا رو رہے ہیں کو مکمل حق حاصل ہے، اپنی رائے بیان کرنے کا، اور میں ان کی رائے کا احترام کرتا ہوں۔ لیکن مجھے بھی صرف اتنا کہنے کا حق دیں، کہ میں اس وقت بھی شام میں ہوں یہاں مجھے دس سال ہو گئے ہیں، یہاں کی آبادی کا تقریبا 70 فیصد حصہ اہل سنت پر مشتمل ہیں، جن میں ساٹھ فیصد سنی بھائی بشار الاسد سے عشق کرتے ہیں، یہاں کے بڑے بڑے وزیر اہل سنت والجماعت مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، یہاں کا وزیر دفاع اور فوج کا سربراہ بھی سنی ہیں، جو اس وقت غوطہ شرقیہ میں آپریشن کی قیادت کر رہے ہیں، کیونکہ اس وقت غوطہ شرقیہ میں پانچ ہزار سے زائد دہشت گروہوں نے 200000 کے لگ بھگ آبادی کو یرغمال بنایا ہوا ہے، جو کہ سب کے سب معصوم اور نہتے لوگ اہل سنت والجماعت مسلک سے تعلق رکھتے ہیں، دہشت گرد وہاں سے روزانہ سینکڑوں کی تعداد میں سویلین آبادی پر راکٹ فائر کرتے ہیں جس سے ابھی تک 500 سے زیادہ لوگ شہید ہو چکے ہیں، جن میں اکثریت اتفاق سے اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتے ہیں، کیونکہ شیعہ آبادی یہاں دمشق میں برائے نام ہے۔ یہ باتیں صرف اس لئے بتائیں کہ کل ہم سب نے اللہ کو جواب دینا ہے۔ ہو سکتا ہے کسی کو میری بات سے اختلاف ہو، جو کہ اس کا مکمل حق ہے، لیکن یقین جانیے اس وقت ہم سب کا دشمن اور شیعہ سنی کا دشمن اسرائیل ہے اور بشار الاسد اس کے سامنے شیر کی طرح ڈٹا ہوا ہے۔

اللہ سب مسلمان بھائی کو خوش رکھے۔ انتہائی افسوسناک بات یہ ہے، کہ پاکستانی و دیگر تجزیہ نگار اور میڈیا شام کے حوالے سے وہی باتیں نشر کر رہے ہیں، جو اسرائیل اور امریکہ کے تجزیہ نگار پر آ رہی ہیں، کیونکہ میں دونوں طرف کے تجزیہ نگار کو تواتر کے ساتھ دیکھتا ہوں، اس سے پاکستان میں خوامخواہ میں شیعہ سنی تناؤ پیدا ہو رہا ہے۔ ہمارے سنی بھائی ہمیں اپنی جان سے زیادہ عزیز ہیں، کیونکہ ہماری دشمنی صرف اسرائیل سے ہے اور کسی سے نہیں۔

شام اور جھوٹ کا کاروبار

پھر دنیا نے دیکھا کہ حلب آزاد ہوا۔ جن لوگوں نے حلب جل رہا ہے، کے عنوان سے کالم لکھے یا سوشل میڈیا کمپین چلائی، انھوں نے درست کیا تھا، کیونکہ حلب تو جل رہا تھا دہشتگردوں کے ہاتھوں، داعشیوں کے ہاتھوں اور اسی طرح کے دیگر انسانیت دشمنوں کے ہاتھوں۔ پھر شامی فوج نے بڑی قربانیوں کے بعد اس شہر کو مکمل آزاد کرا لیا۔ آج حلب امن کا شہر ہے، وہاں کی رونقیں لوٹ آئی ہیں۔ اب وہاں فٹ بال میچ ہوتے ہیں، زندگی کا سفر دوبارہ سے شروع کیا جا رہا ہے۔ دہشتگردوں کو دمشق کے مضافات سے نکالنا ضروری ہے، تاکہ دارالحکومت دہشتگردوں سے پاک ہو جائے اور اسکے ساتھ حلب کو جانے والی شاہراہ بھی انکی زد سے محفوظ ہو جائے۔

تحریر: ڈاکٹر ندیم عباس

پہلے جنگیں صرف بادشاہوں کی انا کی تسکین کے لئے لڑی جاتی تھیں اور لڑنے والے پیشہ ور سپاہی ہوتے تھے، جو مال و دولت کی چمک پر بہادری کے جوہر دکھاتے تھے۔ بعض جنگیں مذہب اور قوم کے نام پر لڑی جاتی تھیں تو اس میں یقینا مذہب اور قوم کا مفاد بہترین نعرے کا کام کرتے تھے اور لوگ اسی کے لئے لڑتے تھے۔ کچھ عرصہ پہلے یہ تبدیلی آئی کہ میڈیا کا بے تحاشا استعمال ہونے لگا، جس سے لوگ اپنی فوج اور حکومت کے ساتھ کھڑے ہو جاتے تھے۔ اسی دور میں مشہور جملہ کہا گیا کہ اتنا جھوٹ بولو کہ لوگ اسی کو سچ سمجھنے لگیں۔ اب صورتحال مکمل طور پر تبدیل ہو چکی ہے، اب جس گروہ نے جنگ میں شریک ہونا ہے، اس کا مضبوط پروپیگنڈہ ایونٹ ہونا چاہیے، جو ہر وقت لوگوں کے ذہنوں کو اس جنگ کے لئے تیار کرے اور دشمن کے ہر عمل کو اس انداز میں پیش کرے کہ اسے دنیا بھر میں شرمندگی کا سامنا کرنا پڑے۔ یہی پروپیگنڈہ تھا، جس سے متاثر ہو کر امریکہ، برطانیہ اور دیگر یورپی ممالک سے نوجوان اور حیران کن طور پر نوجوان خواتین کی بڑی تعداد داعش جیسی انسان دشمن تنظیم میں شامل ہونے کے لئے عراق اور شام پہنچی۔ مجھے اچھی طرح یاد ہے جب یمن کے مظلوم عوام حکومت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے صنعا کا کنٹرول سنبھال لیا تو بی بی سی کی خبر کا عنوان یہ تھا: "شیعہ حوثیوں نے صنعا پر قبضہ کر لیا۔" اب ظاہر ہے یہ بات غلط نہیں ہے کہ حوثی زیدی شیعہ ہیں، مگر بی بی سی کبھی بھی یہ خبر نہیں لگائے کہ افغانستان پر مسیحی امریکیوں یا سنی فلسطینیوں پر یہودی اسرائیلیوں نے حملہ کیا۔ آپ اس خبر کے نتائج دیکھ لیں، اس کے بعد مسلم ممالک کے میڈیا پر جتنی خبریں چھپیں یا دانشوروں نے جتنے کالم لکھے، سب نے شیعہ حوثی کی اصطلاح کو ہی استعمال کیا اور اس کے ایجاد کرنے والے جو مقاصد اس سے حاصل کرنا چاہتے تھے، وہ کامیاب ہوئے۔ یمن کی خالص عوامی جدوجہد کے نتیجے میں قائم ہونے والی حکومت کو فرقہ وارانہ حکومت کے طور پر دنیا کے سامنے پیش کر دیا اور پھر جو ہوا، وہ سب کے سامنے ہے۔

جب سے شام میں شامی افواج نے دمشق کے نزدیک ایک انتہائی اہم علاقے کو دہشتگردوں سے پاک کرنے کی کارروائی شروع کی ہے، سوشل میڈیا پر پروپیگنڈہ کا طوفان آیا ہوا ہے۔ حکومت نے عوام کو نکلنے کے لئے مناسب وقت دیا کہ وہ علاقہ چھوڑ دیں، اب بھی ہر روز چار گھنٹے تک کی جنگ بندی کی جاتی ہے کہ سول شہری علاقے سے نکل جائیں۔ دہشتگردوں کے خاندان اور کچھ یرغمال لوگ وہاں موجود ہیں۔ یہ دہشتگرد کچھ معصوم لوگوں کو انسانی ڈھال کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔ داعش نے موصل میں ایسا ہی کیا تھا، جو جنگ عراقی فوج اور رضا کار فورس ایک دو ہفتوں میں جیت سکتی تھی، اسے کئی ماہ لگ گئے تھے۔ شام جنگ کی ایک ویڈیو بہت مشہور ہوئی تھی، جس میں ایک تین سال کا زخمی بچہ ہسپتال لایا جاتا ہے اور اسے کرسی پر بٹھا دیا جاتا ہے۔ یہ بچہ اپنے ہاتھ سے آنکھیں صاف کرتا ہے، اس سے یہ بتایا جاتا ہے کہ بمباری کے نتیجے میں اس کا گھر تباہ ہو گیا ہے اور اسے امدادی کارکن بچا کر لائے ہیں۔ بچے کی معصومیت اور بمباری سے متاثر دکھائی دیتا اس کا حلیہ سخت دل سے سخت دل انسان کو بھی مجبور کر دیتا ہے کہ وہ شامی افواج پر صلواتیں بھیجے۔ حیران کن طور پر یہ ویڈیو اتنی پاپولر ہوئی کہ دنیا کے تمام میڈیا ہاؤسز پر چلائی گئی، سوشل میڈیا پر دنیا بھر کے کروڑوں لوگوں نے دیکھی اور دوسرے دن چار سو اخبارات میں فرنٹ پیج پر اس بچے کی تصویر کو شائع کیا۔ آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اس ایک تصویر نے بین الاقوامی رائے عامہ کو کس طرح شامی افواج کے خلاف کر دیا ہوگا؟ لیکن حقیقت کیا تھی؟ فیک نیوز کی رپورٹ کے مطابق یہ ویڈیو جعلی تھی، کیونکہ جو بچہ بمباری سے نکلا ہو، وہ اس قدر سکون سے نہیں بیٹھ سکتا بلکہ جس قدر اسے زخمی دکھایا گیا ہے، وہ بیٹھ ہی نہیں سکتا اور بچے کا چہرہ نارمل نظر آ رہا ہے، جو ایسی صورتحال میں ناممکن ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک تصویر بہت وائرل ہوئی تھی، جس میں ایک چار پانچ سال کی بچی دو قبروں کے درمیان سوئی ہوئی ہے۔ عنوان لگایا گیا تھا کہ بچی کے ماں باپ دونوں کو اسد کی فوج نے مار دیا ہے، اب بچی جو ماں باپ کے ساتھ سوتی تھی، اسے نیند نہیں آ رہی تھی، اس لئے ان کی قبروں کے درمیان آ گئی ہے۔ ایک جذباتی ماحول میں جب جنگ جاری ہے، اس طرح کی جذباتی تصاویر اور تحریریں جہاں مخالف کو بدنام کرتی ہیں، وہیں اپنے لئے حمایتی بھی پیدا کرتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس بچی کی تصاویر کو بے تحاشا استعمال کیا گیا۔ اس وقت سوشل میڈیا پر بہت سے شارٹ ویڈیوز بنائی گئیں، جس میں شامی عوام کی حمایت کے نام پر شامی دہشتگردوں کی حمایت کرنے کی تاکید کی گئی تھی۔ آپ ان گروہوں کے پروپیگنڈہ پیجز کو وزٹ کریں، وہاں حکومت کے حمایتی عام لوگوں کے قتل عام بڑے فخر سے پیش کیا گیا ہوگا بلکہ آپ کو سر قلم کرتے ہوئے ویڈیوز بھی مل جائیں گے، جس میں ساتھ ساتھ دھمکیاں بھی لگائی جائیں گی۔ اس بچی کی پہلے ایک تصویر وائرل ہوئی تھی، بعد میں اس کی چند تصاویر منظر عام پر آ گئیں، جن میں وہ ان مٹی کی دو ڈھیریوں کے درمیان سے مسکراتی ہوئی اٹھ رہی ہے، بھاگ رہی ہے، یعنی یہ سب ڈرامہ تھا، اس بچی کا فوٹو سیشن کیا گیا تھا۔

حلب کی جنگ کے دوران پوری دنیا میں یہ پروپیگنڈہ کیا جا رہا تھا کہ حلب میں عوام کا قتل عام ہو رہا ہے اور جیسے ہی اسد کی فوج داخل ہوگی جانے کیا قیامت آ جائے گی؟ پورا بین الاقوامی میڈیا اس کارروائی کو جنگی جرائم سے بھی بڑی کوئی چیز بتا رہا تھا۔ ہمارے ہاں سوشل میڈیا پر حلب کے عنوان سے بڑی بڑی کمپینگ چلائی گئیں۔ یہ اتنی کامیاب رہیں کہ اس کے بعد مذہبی جماعتوں نے مظاہرے کئے اور ٹی وی ٹاک شوز نے اس پر پروگرام کئے۔ اسی دوران ایک پاکستانی صحافی حلب چلے گئے اور انہوں نے وہاں کے حالات کی درست نشاندہی کر دی، ان کی ویڈیوز سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئیں۔ جب وہ پاکستان واپس آئے تو ان کو کراچی میں کچھ لوگوں نے باقاعدہ گھونسوں لاتوں سے مارا کہ تم نے درست صورتحال کیوں دکھائی؟ پھر دنیا نے دیکھا کہ حلب آزاد ہوا۔ جن لوگوں نے حلب جل رہا ہے، کے عنوان سے کالم لکھے یا سوشل میڈیا کمپین چلائی، انہوں نے درست کیا تھا، کیونکہ حلب تو جل رہا تھا دہشتگردوں کے ہاتھوں، داعشیوں کے ہاتھوں اور اسی طرح کے دیگر انسانیت دشمنوں کے ہاتھوں۔ پھر شامی فوج نے بڑی قربانیوں کے بعد اس شہر کو مکمل آزاد کرا لیا۔ آج حلب امن کا شہر ہے، وہاں کی رونقیں لوٹ آئی ہیں۔ اب وہاں فٹ بال میچ ہوتے ہیں، زندگی کا سفر دوبارہ سے شروع کیا جا رہا ہے۔ دہشتگردوں کو دمشق کے مضافات سے نکالنا ضروری ہے، تاکہ دارالحکومت دہشتگردوں سے پاک ہو جائے اور اس کے ساتھ حلب کو جانے والی شاہراہ بھی ان کی زد سے محفوظ ہو جائے۔

شامی شہر غوطہ کی عسکری اہمیت

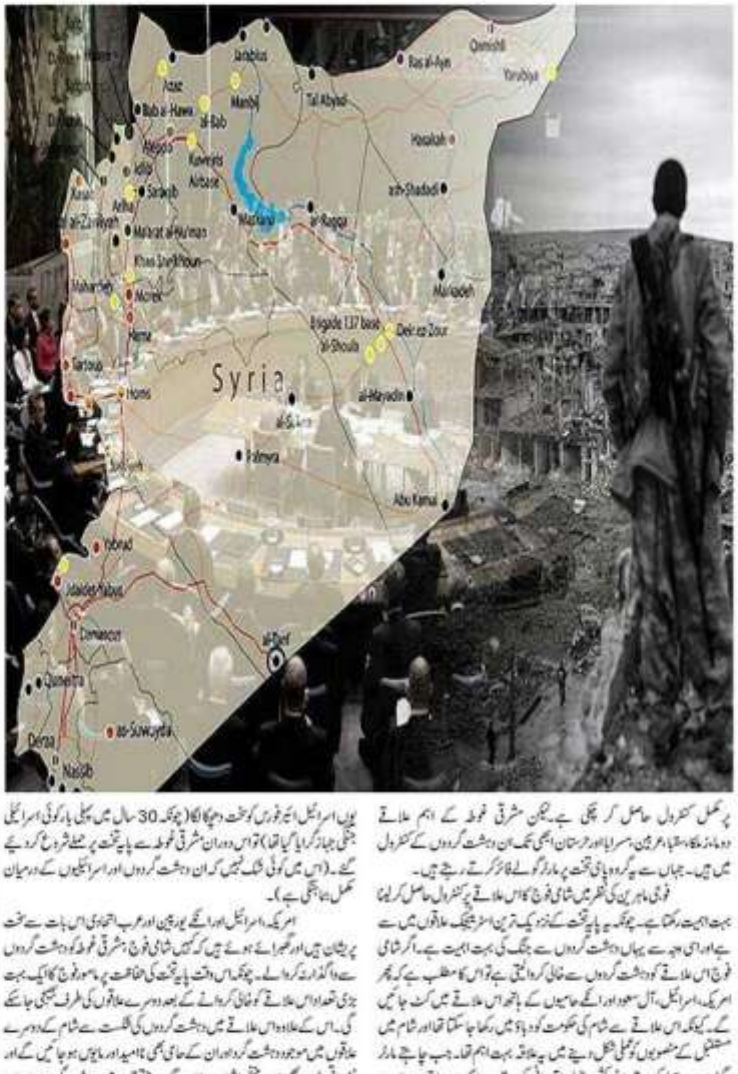

"امریکہ ،اسرائیل اور انکے یورپین اور عرب اتحادی اس بات سے سخت پریشان ہیں اور گھبرائے ہوئے ہیں کہ کہیں شامی فوج ،مشرقی غوطہ کو دہشت گردوں سے واگذار نہ کروا لے .چونکہ اس وقت پایہ تخت کی حفاظت پر مامور فوج کا ایک بہت بڑی تعداد اس علاقے کو خالی کروانے کے بعد دوسرے علاقوں کی طرف بھیجی جا سکے گی.اس کے علاوہ اس علاقے میں دہشت گردوں کی شکست سے شام کے دوسرے علاقوں میں موجود دہشت گرد اور ان کے حامی بھی ناامید اور مایوس ہو جائیں گے اور نفسیاتی طور پر بھی ان پر منفی اثرات پڑیں گے .یہ حقیقت میں دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کے آئندہ کے منصوبوں پر ایک کاری وارھو گا .(میڈیا کے ذریعے آجکل پروپیگنڈہ ، واویلا اس بات پر واضح دلیل ھے)."

غوطہ دمشق نے دمشق کے شہر کو تین طرف (مشرق مغرب اور جنوب) سے گھیرا ہوا ہے۔(بالکل ایسے ہی جیسے کرم ایجنسی کو تین طرف سے افغانستان نے گھرا ہوا ہے)۔عجائب البلدان میں لکھا ہے کہ غوطہ کا علاقہ جنت نظیر ہے اور زمین پر موجود جنتوں میں سے ایک جنت ہے۔سر سبز و شاداب ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی زمینیں حاصل خیزی میں اپنا ثانی نہیں رکھتیں ہر طرف پھلوں کے باغ ہی باغ ہیں۔مختلف انواع و اقسام کی فصلیں یہاں کاشت ہوتی ہیں۔غوطہ کا علاقہ دو حصوں میں تقسیم ہے۔1۔مغربی غوطہ 2۔مشرقی غوطہ۔مغربی غوطہ دمشق کے اطرافی علاقے ربوہ سے شروع ہوتا ہے جو دمشق کے دوسرے اطرافی علاقوں المزہ ،کفرسوسہ، داریا، اور معضمیہ الشام تک جاتا ہے اور مذکورہ علاقوں پر مشتمل ہے۔

مشرقی غوطہ شہر دوما سے شروع ہوتا ہے، دمشق کے اطراف کے جنوبی اور مشرقی علاقوں پر مشتمل ہے۔اس کے مشہور علاقے زملکا ،جرمانا، ملیحہ ،عقربا، حزہ، کفر بطنا، جوبر اور عربین ہیں۔مشرقی غوطہ کا علاقہ تقریبا 315 مربع کلومیٹر ہے۔جس میں سے شام کی فوج اور اس کے حامی 209 مربع کلومیٹر کا علاقہ گزشتہ سالوں میں آزاد کروا چکے ہیں۔106 مربع کلومیٹر دہشت گردوں کے کنٹرول میں باقی تھا۔اور اس علاقے کو اقوام متحدہ کی سیکورٹی کونسل نے پچھلے سال کے مئی سے ان علاقوں میں سے قرار دیا ہوا تھا، جہاں شام اور اس کے حامی حملہ نہیں کریں گے اور نہ ہی وہاں سے دمشق پر حملہ ہوگا۔سب سے پہلے جیش الاسلام اس معاہدے میں شامل ہوا اس کے بعد اگست میں فیلق الرحمان اس معاہدے میں شامل ہو گیا۔لیکن ہیئت تحریر الشام (جو کہ در حقیقت النصرہ فرنٹ ہی کا دوسرا نام ہے) جو کہ مشرقی غوطہ کے بعض علاقوں پر قابض ہے اس معاہدے میں شامل ہوئی اور نہ ہی احرار الشام اس معاہدے میں شامل ہوئے جو حرستا کے علاقے پر قابض ہیں۔اب بشار الاسد کی حکومت یہ چاہتی ہے النصرہ فرنٹ اور فیلق الرحمان اس علاقے سے نکل جائیں اور یہ علاقہ شامی فوج کے کنٹرول میں آجائے تاکہ پایہ تخت دہشت گردوں کے آئے دن حملوں سے محفوظ ہو جائے۔

شامی فوج مغربی غوطہ دہشت گردوں سے خالی کروا چکی ہے۔اور اس پر مکمل کنٹرول حاصل کر چکی ہے۔لیکن مشرقی غوطہ کے اہم علاقے دوما، زملکا، عقربا، عربین، مسرابا اور حرستان ابھی تک ان دہشت گردوں کے کنٹرول میں ہیں۔جہاں سے یہ گروہ پایہ تخت پر مارٹر گولے فائر کرتے رہتے ہیں۔

فوجی ماہرین کی نظر میں شامی فوج کا اس علاقے پر کنٹرول حاصل کر لینا بہت اہمیت رکھتا ہے۔چونکہ یہ پایہ تخت کے نزدیک ترین اسٹریٹیجک علاقوں میں سے ہے اور اسی وجہ سے یہاں دہشت گردوں سے جنگ کی بہت اہمیت ہے۔اگر شامی فوج اس علاقے کو دہشت گردوں سے خالی کروا لیتی ہے تو اس کا مطلب ہے کہ پھر امریکہ، اسرائیل، آل سعود اور انکے حامیوں کے ہاتھ اس علاقے میں کٹ جائیں گے۔کیونکہ اس علاقے سے شام کی حکومت کو دباؤ میں رکھا جا سکتا تھا اور شام میں مستقبل کے منصوبوں کو عملی شکل دینے میں یہ علاقہ بہت اہم تھا۔جب چاہتے مارٹر گولوں سے حملہ کرتے یا خودکش حملے با آسانی کرتے جیسا کہ ہو رہا تھا۔یہاں پر چونکہ یہ دہشت گرد ایک لمبے عرصے سے قابض ہیں اس وجہ سے یہاں انکی دفاعی پوزیشن بہت مضبوط ہے۔شہروں کے نیچے underground سرنگیں کھود کر ایک وسیع نیٹ ورک بنایا ہوا ہے جو کئی میلوں پر مشتمل ہے۔

جدید ترین اسلحہ امریکہ، اسرائیل اور آل سعود و قطر وغیرہ کی طرف سے انہیں دیا گیا ہے۔اس علاقے (مشرقی غوطہ) کو دہشت گردوں سے واگذار کروانے کے بعد پھر شامی فوج کے لئے شام کے South west کے اسٹریٹیجک علاقے مقبوضہ جولان کے سرحدی علاقے سے لیکر جوش الیرموک کی طرف اور اسی طرح شام اور اردن کے بارڈر تک پیشروی کرنا اور ان علاقوں کو کامل کنٹرول میں لینا آسان ہو جائے گا۔بلکہ مشرقی غوطہ پر قبضے کے بغیر مذکورہ بالا ہدف شاید حاصل نہ ہو سکے۔جب شام کے ان South West کے ان اسٹریٹیجک علاقوں کی طرف شامی فوج حرکت میں آتی ہے تو مشرقی غوطہ سے پایہ تخت پر حملے شروع ہو جاتے ہیں۔ابھی پچھلے دنوں شام پر اسرائیلی ناکام حملوں کے بعد اسرائیلی اہداف کی تکمیل کے لئے مشرقی غوطہ سے پایہ تخت پر حملے شروع کر دیے گئے۔اسرائیل کا F16 جب سرنگوں ہوا اور F15 کو بھی شامی میزائل لگا۔اور یوں اسرائیل ایئر فورس کو شکست دیکھنا پڑا (چونکہ 30 سال میں پہلی بار کوئی اسرائیلی جنگی جہاز گرایا گیا تھا) تو اس دوران مشرقی غوطہ سے پایہ تخت پر حملے شروع کر دیے گئے۔(اس میں کوئی شک نہیں کہ ان دہشت گردوں اور اسرائیلیوں کے درمیان مکمل ہماہنگی ہے)۔

امریکہ، اسرائیل اور انکے یورپین اور عرب اتحادی اس بات سے سخت پریشان ہیں اور گھبرائے ہوئے ہیں کہ کہیں شامی فوج، مشرقی غوطہ کو دہشت گردوں سے واگذار نہ کروا لے۔چونکہ اس وقت پایہ تخت کی حفاظت پر مامور فوج کا ایک بہت بڑی تعداد اس علاقے کو خالی کروانے کے بعد دوسرے علاقوں کی طرف بھیجی جا سکے گی۔اس کے علاوہ اس علاقے میں دہشت گردوں کی شکست سے شام کے دوسرے علاقوں میں موجود دہشت گرد اور ان کے حامی بھی ناامید اور مایوس ہو جائیں گے اور نفسیاتی طور پر بھی ان پر منفی اثرات پڑیں گے۔یہ حقیقت میں دہشت گردوں اور ان کے سرپرستوں کے آئندہ کے منصوبوں پر ایک کاری وار ہو گا۔(میڈیا کے ذریعے آجکل پروپیگنڈہ، واویلا اس بات پر واضح دلیل ہے)۔اس طرح مشرقی غوطہ کی دہشت گردوں سے واگزاری شامی فوج اور انکے اتحادیوں کو یہ فرصت بھی دے گی کہ وہ پایہ تخت کے فضائی دفاع کو پھر سے فعال کریں جو دہشت گردوں نے مشرقی غوطہ پر قبضہ کے بعد تباہ کر دیا تھا۔شام کے دارالحکومت میں امن وامان کی بہتری کے علاوہ القلمون اور الضمیر کے علاقوں سے لیکر شام اور اردن کے بارڈر تک دہشت گردوں کا صفایا ہو جائے گا۔اسی طرح یورپین عربی اسرائیلی جاسوس جو اس وقت مشرقی غوطہ میں ہیں وہ شامی فوج کے ہاتھ لگیں گے۔بعض میڈیا ذرائع کے مطابق مشرقی غوطہ میں امریکہ، فرانس، برطانیہ، سعودی عرب، قطر، اسرائیل سمیت کئی اور دشمن ممالک کی جنگی انٹیلیجنس ایجنسیاں فعال ہیں ان سب کا خاتمہ ہوگا اور دمشق کا امن وامان واپس لوٹ آئے گا اور امریکہ سمیت اس کے اتحادیوں کا پلان B بھی شکست سے دوچار ہوگا، دہشت گردوں کے پاس اب حلب کی طرح مرنے یا اس علاقہ کو چھوڑ کر چلے جانے کے علاوہ کوئی تیسرا راستہ نہیں ہے۔لہذا شام اور اس کے اتحادیوں کو ایک اور بڑی فتح حاصل ہونے والی ہے۔وما النصر الا من عند اللہ العزیز الحکیم

مشرقی غوطہ کے پس پردہ حقائق

دہشتگرد وقتاً فوقتاً رسول گرامی اسلام کی نواسی کے مزار کی جانب راکٹ فائر کرتے رہتے ہیں اور بعض اوقات مختلف شدت پسند گروہ حملوں کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن روضہ کی حفاظت پر تعینات عوامی رضاکاروں کی ہشیاری اور بروقت اقدام کے سبب اب تک دہشتگرد سیدہ زینب کہلانے والے غوطہ کے اس علاقے میں داخل ہونے کی جرات نہیں کر پائے۔ دو سے اڑھائی لاکھ آبادی پر مشتمل مشرقی غوطہ چند آبادیوں اور حصوں پر مشتمل ہے اور گذشتہ تقریباً دو سے ڈھائی سال کے عرصے سے غوطہ شرقیہ یا مشرقی غوطہ کے ایک حصے پر دہشتگردوں نے اپنے ٹھکانے بنائے ہوئے ہیں۔

مشرقی غوطہ دارالحکومت سے تقریباً 12 کلومیٹر کے فاصلے پر واقع مضافاتی علاقہ ہے کہ جس کی جغرافیائی پوزیشن اور علاقہ کی ساخت دونوں براہ راست دارالحکومت پر اثر انداز ہوتی ہے۔ غوطہ شام کے دارالحکومت کی کمر کو مضبوط کرنے یا توڑ دینے کی پوزیشن رکھتا ہے کہ جس سے شام کی حکومت اور دہشتگرد گروہ اور ان کے آقا بخوبی واقف ہیں۔ غوطہ کی جغرافیائی پوزیشن ایسی ہے کہ اس مضافاتی علاقے نے تین سمتوں مشرق، مغرب اور جنوب سے دارالحکومت دمشق کو اپنے حصار میں لیا ہوا ہے۔ زرخیز زمین، اور پھل دار درختوں کے باغات، شفاف پانی کی نہروں سے بھرا ہوا یہ علاقہ دارالحکومت کے اطراف اپنی مثال آپ ہے۔ لیکن غوطہ کی اہمیت صرف اس بات سے نہیں بلکہ اس علاقے کے ایک حصے میں رسول گرامی اسلام ص کی نواسی حضرت زینب بنت علی ابن ابیطالب اور بہت سے صحابہ کرام اور اہم اسلامی شخصیات کے مزارات بھی واقع ہیں گرچہ حضرت زینب کا روضہ غوطہ کے اس حصے میں ہے کہ جہاں عوامی رضاکار اور شام افواج کی کوششوں کے سبب قدرے امن و امان قائم ہے لیکن اس کے باوجود شدید خطرات موجود ہیں۔

دہشتگرد وقتاً فوقتاً رسول گرامی اسلام کی نواسی کے مزار کی جانب راکٹ فائر کرتے رہتے ہیں اور بعض اوقات مختلف شدت پسند گروہ حملوں کی کوشش بھی کرتے ہیں لیکن روضہ کی حفاظت پر تعینات عوامی رضاکاروں کی ہشیاری اور بروقت اقدام کے سبب اب تک دہشتگرد سیدہ زینب کہلانے والے غوطہ کے اس علاقے میں داخل ہونے کی جرات نہیں کر پائے۔ دو سے اڑھائی لاکھ آبادی پر مشتمل مشرقی غوطہ چند آبادیوں اور حصوں پر مشتمل ہے اور گذشتہ تقریباً دو سے ڈھائی سال کے عرصے سے غوطہ شرقیہ یا مشرقی غوطہ کے ایک حصے پر دہشتگردوں نے اپنے ٹھکانے بنائے ہوئے ہیں۔ یہ دہشتگرد وقتاً فوقتاً دارالحکومت دمشق پر راکٹوں سے حملے کرتے رہتے ہیں۔ شام کی افواج اور اتحادی جو کہ اب تک غوطہ شرقیہ کے اس علاقے میں موجود دہشتگردوں کیخلاف آپریشن میں اس لئے جلدی نہیں دکھا رہے تھے کیونکہ ایک تو وہ بڑے شہروں جیسے حلب ادلب لاذقیہ جیسے اہم شہروں میں موجود دہشتگردوں کیخلاف آپریشن میں مصروف تھے۔

دوسری بات ان کی کوشش رہی تھی کہ غوطہ شرقیہ کے دہشتگردوں کے ساتھ مذاکرات کے ذریعے معاملات حل کئے جائیں تاکہ وہاں موجود آبادی کو کسی قسم کا کوئی نقصان نہ پہنچے۔ تجزیہ کاروں کا خیال ہے کہ غوطہ کو اب تک نظر انداز کر کے شام کی سرکار نے بڑی غلطی کی ہے کیونکہ مشرقی غوطہ گذشتہ ان چند سالوں میں دہشتگردوں کی ایک ایسی فیکٹری میں تبدیل ہو گیا ہے کہ جہاں اب طیارہ شکن توپوں اور جدید ترین اسلحہ یہاں تک کہ ابتدائی نوعیت کا کیمکل اسلحہ تک موجود ہے۔ بات صرف یہاں تک محدود نہیں بلکہ اب ان دہشتگردوں کو براہ راست مختلف ممالک اور طاقتوں کی سرپرستی اور مدد بھی حاصل ہو چکی ہے جو شام میں اپنی شکست اور ڈوبتے منصوبوں کو بچانے کی آخری امید کے طور پر غوطہ کی جانب دیکھ رہے ہیں اور اپنی پوری توانائی غوطہ میں لگا رہے ہیں۔ عرب و عالمی ذرائع ابلاغ اور اہم تجزیہ کاروں نے انکشاف کیا ہے کہ امریکہ، اسرائیل اور بعض عرب ممالک لیبیا کے پلان کو مشرقی غوطہ اور وہاں موجود دہشتگردوں کے ذریعے شام میں نافذ کرنے کی کوشش میں ہیں۔ اس پلان کے مطابق مشرقی غوطہ سے دارالحکومت کے دیگر مضافاتی حصوں کی جانب یلغار کی جائے گی اور غوطہ کے وسیع علاقے پر قبضہ کرنے کے بعد وہاں متبادل حکومت کا اعلان کر دیا جائے گا بالکل اسی طرح جیسے داعش اب تک کرتی آئی ہے۔

اگر قارئین کو یاد ہو تو لیبیا میں معمر قذافی کو ہٹانے کے بعد سے اب تک دو حکومتیں چلتی آئی ہیں ایک لیبیا کے مغرب میں طرابلس شہر میں تو دوسری بن غازی شہر میں۔ ذرائع ابلاغ خاص sputniknews نیوز کے مطابق اردن کے دارالحکومت عمان میں ترتیب دیا گیا چند ملکی اس پلان کے فقد بد جوں ہی شام اور اس کے اتحادیوں کے کانوں تک پہنچی تو انہوں نے فوراً مشرقی غوطہ میں آپریشن لانچ کر دیا۔ کہا جا رہا ہے کہ عمان میں ہونے والی میٹنگ میں امریکہ، اسرائیل اور سعودی عرب کی اہم شخصیات شامل تھیں۔ مشرقی غوطہ میں موجود دہشتگرد گروہوں کیخلاف جوں ہی آپریشن لانچ ہوا تو عالمی سطح پر فوراً سے ایک انسانی مسئلہ بنا کر شور اٹھایا گیا یہاں تک سیکورٹی کونسل کا اجلاس تک بلایا گیا۔ اس جلد بازی کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ غوطہ میں موجود آٹھ سے دس کے قریب شدت پسند گروہ ابھی پلان کے مطابق ایک بڑی یلغار کے لئے پوری طرح تیار نہیں ہوتے تھے۔ جیسا کہ سلامتی کونسل کے اجلاس میں شام اور روسی مندوب نے بھی کہا کہ آپریشن سے پہلے وہاں موجود عوام کو نکلنے کا پورا موقع دیا گیا اور فضا سے پمفلٹ گرا کر انہیں نکلنے کے راستوں کی نشاندہی کی گئی تھی اور پورا وقت دیا گیا کہ وہ خود کو دہشتگردوں سے الگ کر سکیں۔

تجزیہ کاروں کا کہنا ہے کہ سیکورٹی کونسل کے اجلاس میں فائر بندی پر زور کا مقصد دہشتگردوں کو اتنا وقت فراہم کرنا ہے کہ وہ غیر متوقع طور پر شروع ہونے والے آپریشن کی صورتحال کے لئے خود کو تیار کر سکیں۔ اجلاس میں روس کا کہنا تھا کہ اگر شام میں فائر بندی کرنی ہے تو پھر پورے شام میں فائر بندی ہونی چاہیے نہ صرف مشرقی غوطہ میں، کیونکہ دو چھوٹے سے علاقے کہ جہاں گذشتہ کئی سالوں سے عوام دہشتگردوں کے محاصرے میں جیسے نبل اور زہرا کا علاقہ کے بارے میں فائر بندی کے لئے کبھی عالمی برادری نے توجہ دینے کی زحمت ہی نہیں کی۔ واضح رہے کہ نبل اور زہرا دو ایسے علاقے ہیں کہ جو گذشتہ تین سالوں سے دہشتگردوں کے محاصرے میں ہیں اور آئے دن ان علاقوں کی آبادی پر راکٹوں کے حملے ہوتے ہیں اور حکومت مخالف سیرین آبزرویٹری نامی گروہ کے مطابق نبل و زہرا میں اب تک بھوک بیماریوں اور شدت پسندوں کے راکٹوں تین سو سے زائد اموات ہوئی ہیں، واضح رہے کہ نبل و زہرا کی آبادی چند ہزار پر مشتمل ہے۔

یہاں اہم سوال یہ بھی ہے کہ کیا شام کے کرد نشین علاقے عفرین میں ترک افواج اپنی بمباری کو روکنے کے لئے تیار ہوں گی کہ جنہوں نے کردوں کو دہشتگرد قرار دے کر آپریشن شروع کیا ہوا ہے اور اب تک اس آپریشن میں تین درجن سے زائد کرد عوام ماری گئی ہے سوال یہ بھی ہے کہ ترکی کے حمایت یافتہ شدت پسندوں کی جانب سے کرد جنگجو لڑکی بارین کو بائی کے ساتھ جو بربریت کی گئی اور اس کی وڈیو نشر کی گئی اس کے بارے میں بھی سیکورٹی کونسل اور عالمی ضمیر کو کچھ کہنا چاہیے یا نہیں؟ دلچسپ بات یہ ہے کہ سیکورٹی کونسل کے اس اجلاس میں شرکا کو بادل نخواستہ شام کے مندوب کی اس بات کو ماننا پڑا کہ غوطہ میں القاعدہ نواز گروہ اور داعش کیخلاف آپریشن جاری رہ سکتا ہے۔ لیکن یہاں اہم سوال یہ ہے کہ ایک ہی علاقے کے مختلف حصوں پر کنٹرول رکھنے والے آٹھ سے زائد شدت پسند گروہ میں آپریشن کرنے والی فورسز کے لئے اچھے شدت پسند اور برے شدت پسند کی تفریق کیسے ممکن ہوگی؟

واضح رہے کہ غوطہ میں موجود ہر گروہ کسی نہ کسی بیرونی طاقت کے ساتھ وابستہ ہے کہ جس میں اخوان المسلمون سے وابستہ گروہ کو قطر اور ترکی کی مدد حاصل ہے تو کسی دوسرے کی وابستگی شام میں موجود امریکی فورسز اور اسرائیل سے تو کوئی گروہ سعودی عرب کے زیادہ قریب ہے۔ سیکورٹی کونسل کے اجلاس کے بعد گرچہ شام اور اس کے اتحادیوں کی جانب سے روس نے اعلان کر دیا کہ مشرقی غوطہ میں روزانہ پانچ گھنٹوں کے آپریشن روک دیا جائے گا تاکہ سویلین خود کو شدت پسندوں سے الگ کر دیں لیکن ہمارا نہیں خیال کہ شدت پسند سویلین آبادی کو آسانی کے ساتھ وہاں سے نکلنے دے سکتے ہیں۔ غوطہ کو لیکر عالمی سطح پر ہونے والے شور شرابے کے بارے میں انڈیپینڈنٹ اخبار میں معروف تجزیہ کار رابرٹ فسک نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ غوطہ میں دہشتگرد بھی رہتے ہیں ان کے بارے میں کوئی کیوں نہیں کہتا؟ عرب اور عالمی ذرائع ابلاغ نے روسی ذرائع سے اطلاع دی ہے کہ ایک اندازے کے مطابق مشرقی غوطہ میں بیس سے پچیس ہزار کے قریب دہشتگرد رہتے ہیں جو اپنی بیویوں اور خاندان کے ساتھ وہاں موجود ہیں جن کے پاس وافر مقدار میں جدید اسلحہ اور خوراک موجود ہے جسے انہوں نے گذشتہ چھ سالوں میں جمع کیا ہے۔ ان علاقوں میں انڈر گراونڈ خندقوں اور سرنگوں کا ایک جال بچھا ہوا ہے جو تقریباً ان کے کنٹرول میں موجود پورے علاقے کو آپس میں جوڑ لیتا ہے۔ یہ قریب ایک سال پہلے کا واقعہ ہے کہ ایک ایسی ہی سرنگ کے ذریعے دہشتگردوں نے سیدہ زینب کے علاقے میں گھس آنے کی کوشش کی تھی کہ جس کے بعد سیدہ زینب کے علاقے کی جانب کھودی گئی بہت سی سرنگوں کو تباہ کر دیا گیا تھا۔

تازہ ترین اطلاعات کے مطابق غوطہ میں موجود دہشتگرد گروہوں میں اس بات کو لیکر مزید کشمکش شروع ہو چکی ہے کہ کس گروہ کو غوطہ چھوڑنا چاہیے اور کس کو رہنا چاہیے تاکہ آپریشن رک سکے قطر اور ترکی سے وابستہ گروہ فیلق الرحمن اور سعودی عرب سے وابستہ گروہ جیش الاسلام کا کہنا ہے کہ القاعدہ نواز گروہ النصرہ فرنٹ اور داعش سے وابستہ گروہ ہیئۃ تحریر الشام کو غوطہ چھوڑنا چاہیے دوسری صورت میں وہ انہیں زبردستی نکال باہر کریں گے واضح رہے کہ ہیئۃ تحریر الشام اور جبھۃ تحریر سوریہ نامی گروہوں میں قتل و قتال بھی جاری ہے اور بدلتی ہوئی اس صورتحال میں دوسرے گروہ فکر ان گروہوں کے خلاف ایک نیا محاذ کھول سکتے ہیں اس ساری صورتحال میں یہ بات واضح ہوتی جا رہی ہے کہ سیکورٹی کونسل اور وہاں بیٹھے شام مخالف ملکوں کو غوطہ شرقیہ کی عوام سے زیادہ ان سے وابستہ شدت پسند گروہوں کی زیادہ فکر ہے وہ دیکھ رہے ہیں کہ شام کی تقسیم کا منصوبہ ایک بار پھر عملی طور پر ناکام ہو رہا ہے۔

معروف تجزیہ کار اور مشرق وسطی پر گہری نگاہ رکھنے والے ڈاکٹر محمد صادق یورپ کے عسکری ذرائع کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ غوطہ میں اس وقت چند دو سو کے قریب اہم غیر ملکی فوجی آفیسرز موجود ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ انسانی بری حالت کی آڑ میں کئے جانے والا یہ سارے شور شرابے اور مصنوعی ہنگامہ وہاں پر موجود ان غیر ملکیوں خاص کر امریکی موجودگی کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ تو کیا امریکہ دیگر علاقائی و عالمی قوتیں اس میں کامیاب ہوں گی؟ ہمیں نہیں دکھائی دیتا کہ وہ اس میں کامیاب ہو سکتی ہیں کیونکہ ان کی ناکامی کا آغاز غوطہ آپریشن اور اس کے بعد سیکورٹی کونسل میں من پسند قرارداد لانے میں ناکامی سے شروع ہو چکا ہے۔

Israel is now arming seven rebel groups in Syria

At least" seven rebel groups in the Golan, which are getting arms and ammunition from Israel, along with money to buy additional armaments.The groups in question all report a recent increase in Israeli aid.This comes in the wake of various states, including Jordan and the US, scaling down their armament operations in Syria.As Haaretz reported,In January,the Trump administration closed the operations centre the CIA ran in Amman, the Jordanian capital, which coordinated aid to rebel organisations in southern Syria. As a result, tens of thousands of rebels who received.

By:Asa Winstanley

The illegal Israeli occupation of the Syrian Golan Heights has now been in place for more than 50 years. This substantial territory, part of southern Syria, was conquered by Israeli occupation forces in the 1967war.The majority of the Syrian population in the territory was then either expelled, or fled towards safety.Israel demolished their homes,buildings and entire villages in the Golan in order to build Jewish settlements where they once stood.In 1981, in defiance of the United Nations and international law,Israel annexed the Golan Heights.This move unrecognised even by Israel's,

Allies was intended to solidify Israel's de facto control of the occupied Syrian territory, giving it a gloss of legalistic self-recognition.What's more,over the past few years Israel has used the cover of the long-running and bloody war in Syria to expand its control of the Golan, far into the rest of the south of its neighbour's sovereign territory;it wants as much control as possible.As I wrote here last summer, Israel is now establishing a buffer zone in the south of Syria, extending from the Golan. Working with local proxies in the south, Israel is establishing what its front organisations claim is a safe zone.

That summer we learned that Israel was supporting a "border force" rebel group between the Golan and the rest of Syria to the tune of tens of thousands of dollars. In the years prior to that,Israel had worked to support Al-Qaeda-linked groups in the south of Syria. This support took the form of treating wounded fighters in Israeli hospitals across the border, before sending them back to Syria to fight the regime.The latest news is that Israel's arming of proxy forces in Syria seems to be escalating. A report in Tel Aviv newspaper Haaretz last week stated that Israel is now arming "

At least" seven rebel groups in the Golan, which are getting arms and ammunition from Israel, along with money to buy additional armaments.The groups in question all report a recent increase in Israeli aid.This comes in the wake of various states, including Jordan and the US, scaling down their armament operations in Syria.As Haaretz reported,In January,the Trump administration closed the operations centre the CIA ran in Amman, the Jordanian capital, which coordinated aid to rebel organisations in southern Syria. As a result, tens of thousands of rebels who received.

Regular economic support from the US have been bereft of this support."The Israeli aim here seems to be twofold. First of all, it is to keep the armed forces of Iran and Hezbollah – the Syrian regime's allies away from the boundary line of the Golan. The quickest way to do this is to make sure that there is a feasible armed opposition in that area.Secondly, Israel's arms proliferation programme is intended to promote its official strategic objective in the region; to "let both sides bleed" in order to prolong the war for as long as possible. Weakening Syria and its allies, Lebanon's Hezbollah and

Iran, is an important goal for Israel and its superpower backer, the United States. Even more important is the goal of making sure that the war carries on.All of this is in addition to the general Israeli goal of controlling the maximum amount of land that it can grab and keep.The buffer zone that Israel is stealthily attempting to extend as much as 40 kilometres further into Syria is being achieved through front groups posing as supposedly "non-governmental" aid organisations, as well As covering the salaries of rebel fighters and sending funding to buy arms.These bogus "civil society

Aid groups backed by Israel in the south of Syria extending its Golan occupation are a front. In reality, they are a way to extend Israeli proxy control throughout the region.All of this is very much out of the Israeli play book in Lebanon.Between 1982 and 2000, Israel illegally occupied the south of Lebanon. After the 1982 invasion which reached as far as Beirut Israel withdrew to a "buffer" zone in southern Lebanon. Instead of occupying the zone with Israeli soldiers, much of the work was handled by Lebanese proxy forces.These puppet armed groups oppressed the population.

On behalf of Israel.This soon led to armed resistance to the Israeli occupation, and it was in this environment that Hezbollah was born.Israel illegally occupied the south of Lebanon until 2000, when the resistance led by Hezbollah drove out the main Israeli proxy, the so-called South Lebanon Army. Today, Israel is attempting to establish what is, in all but name, a "South Syria Army". Whether it succeeds is questionable but, as the history of Lebanon shows, even if it does, Israel is unlikely to maintain control in the long run.

##################

In Syria, victory belongs to faithful and oppressed striving Syrian nation.

Imam Khamenei in a meeting with Syrian Minister and Syrian sunni scholars

The Leader of the Islamic Revolution reiterated,A few years ago, the Zionist regime was saying that we will do such and such to Iran in the next 25 years and I said at the time that you will not [survive long enough to] sense the next 25 years.We all look forward to the day when you would lead congregational prayers in al-Quds.

In a meeting with Syrian Minister of Endowments Mohammed Abdul-Sattar al-Seyyed and a number of Syrian scholars, Leader of the Islamic Revolution Ayatollah Seyyed Ali Khamenei pointed to Iran's support for Syria at the forefront of the battle against the enemies of Islam, saying that victory belongs to the faithful and striving nations. He underscored the need to insist on Islamic commonalities, saying, "We all look forward to the day when you would lead congregational prayers in al-Quds."

Ayatollah Khamenei commended Syrian President Bashar al-Assad, adding, "Syria is on the front line; therefore, supporting Syria's resistance is our duty. Indeed, Assad cut the figure of a great warrior and stood tall and strong and this is very important for a nation."

He said the ignominy of some nations stems fr om the indignity of their leaders and stressed that the enemy cannot do anything against a respectful nation whose leaders feel honor in taking pride in Islam and their identity, reiterating, "The Islamic Revolution of Iran turned 40 under circumstances where all of the first-rate world powers such as the US, the [former] Soviet Union, NATO, and regional reactionaries became united to destroy the Islamic Republic; however, this Revolution survived and grew."

Elucidating this heartwarming and empowering reality, the Leader of the Islamic Revolution added, "The endurance of the Iranian nation showed that what the US, Europe and the world atomic powers want is not necessarily feasible and If we and the elements of the resistance front in the region stand firm, the enemy cannot do a damn thing."

He said faith and endeavor are essential to glory and added, "Victory belongs to the striving faithful and our responsibility is to support and defend Islam and the Islamic movement; therefore, we should set aside the differences and ignore those who are acting and moving against unity if they are not affiliated to global and hegemonic policies."

Ayatollah Khamenei said the duty of the Muslim community is to resolutely counter the spread of discord as a result of hegemonic policies such as Saudi measures and said, "We do not approve of the Shia supported by London or the Sunni supported by the US and Israel, because Islam is opposed to infidelity, tyranny and hegemony."

He highlighted the Islamic commonalities, adding, "We are looking forward to seeing the day when you lead congregational prayers in al-Quds and that day is not far away and will come soon, whether the likes of us exist or not."

The Leader of the Islamic Revolution reiterated, "A few years ago, the Zionist regime was saying that we will do such and such to Iran in the next 25 years and I said at the time that you will not [survive long enough to] sense the next 25 years."

Prior to the remarks of the Leader of the Islamic Revolution, Syria's endowments minister conveyed Syrian President Bashar Assad's regards to the Leader of the Islamic Revolution and the Iranian nation and said, "We declare the Syrian nation's utmost gratitude and appreciation over the strong stances of the Islamic Republic of Iran in defending the rightful and combating Zionist-Takfiri terrorism."

Abdul-Sattar al-Seyyed added, "The Islamic Republic of Iran has extended the line of resistance against bullies from Tehran to Damascus and Lebanon and this has given us a great responsibility to make plans for the liberation of al-Quds as a united front."

He added, "We have faith and belief in the divine promise for the victory of strivers and the patient and your leadership."

Printer,Publisher & Owner:Waseem Raja;Editor in Chief:Waseem Raja;Ass.Editor:Mohammad Afzal Bhat;R.N.I No:JKBIL/2015/6342
Published From:Maisuma Bazar,Gaw Kadal Srinagar (J&K);Adms.Office:Natipora Sgr; Printed at:Khidmat Offeset,Abi Guzar The Bund,Srinagar;
Contact:+91-9419001884;Email:editorwilayattimes@gmail.com; Website:www.wilayattimes.com

3rd Year of Publication

Srinagar

WILAYAT

Weekly TIMES

The Student of Govt.Middle School Patwaw Budgam Kashmir namely Adil Ali Rather is suffering from acute leukemia (Blood Cancer)and is undergoing treatment at SKIMS Soura .He belongs to poor family and cost of treatment is huge which is beyond the reach for his family .Kindly help him to save the precious life.

Account No:0078041000002207,IFSC:JAKA0MAJLIS

JK Bank Budgam Kashmir,

M.No:+91-9622757732

Vol:04 | Issue:10 | Pages:08 | 5th March 2017 to 11th March 2018 | Rs.5/-

Kashmir gets 1 crore live chicken from states using heavy antibiotics in farms

Srinagar: Each year, Kashmir gets around one crore live chicken from Jammu, Haryana, and Punjab, where the birds are majorly raised on antibiotics.

As per the information revealed by Dr Altaf Geelani, Assistant Manager Care of Poultry Organisation, around "25 per cent of four crore chicken" consumed in the Valley annually comes from outside. A Delhi-based research firm, Centre for Science and Environment (CSE) carried out a research that showed "high multidrug resistance" in poultry farms in Haryana and Punjab. "Antibiotics were used in all the farms," states the research paper. "All the samples collected were subjected to their microbial analysis for the isolation of (bacteria like) Escherichia coli, Klebsiella sp. and Staphylococcus sp. These bacteria were selected due to their relevance to public health."

"All the E. coli isolated was found resistant to meropenem antibiotic, which is a last-resort antibiotic class used in hospitals, also classified as high priority and critically important by the World Health Organisation (WHO)."Other antibiotics of high resistance used in several hospitals and clinics in the Valley were also found.As per the CSE experts, when such high resistant antibiotics get transmitted to the human body through the consumed chicken, it becomes dangerous and a threat to human health.Even as there is no specific data that could show the damage or suffering of lives in India or J&K due to such high-level antibiotics, the CSE research reveals that America, which is considered as the largest user of antibiotics for animal food production, sees more than two million people suffering antibiotic resistance-related illnesses every year, of which 23,000 succumb to the disease.Dr Mir Umul Qurra, a researcher in veterinary microbiology and immunology at SKUAST-K, defined these antibiotic-resistant bacteria, as an "ordinary bacteria with extraordinary power".As per Qurra, consumption of chicken which has antibiotics is so harmful that they at times they become "hard to be treated, or even untreatable", as they fail to respond to conventionally prescribed antibiotics."When you eat chicken sourced from poultry raised on growth promoters, you ingest antibiotic-resistant bacteria that were harboured within the chicken, making you critically ill," she warned.While the suppliers say that boiling kills all the bacteria, Dr Qurra differs."No. Heating doesn't break down all of the antibiotic residues that may have remained within the meat. Some are left behind, and those are the dangerous ones," she said.Interestingly, despite such high demerits of using antibiotic resistant in poultry farms, there isn't any legal regulation by the government on controlling or even moderating the sales of antibiotics in India. However, Dr Geelani assured that high resistant antibiotics are not used by the farmers in Kashmir."Antibiotics are used under extreme circumstances when the bird is sick and can die. A farmer rears the bird for making a profit for earning, and if the bird gets sick and the farmer doesn't give the needed antibiotic, his bird will die, which is a loss for him,"he explained.Feeding antibiotics to birds is similar to giving medicines to humans. It's given only for the purpose of survival."As per Geelani, only those antibiotics that have "least drug withdrawal time" are given to the birds."The drug withdrawal time of the antibiotics used by the farmers here in the valley range from 24 hours to maximum of seven days," he said. "Hence, to be on a safer side, the antibiotic is not given after the bird is 24-days-old."

Geelani also said that the antibiotics used in the poultry farms in Kashmir are "safe as all the residues get washed off" by the time it's available for consumption.

"Most of the antibiotics that are used as Anti-Growth Promoters (AGP) in the birds are not used by the doctors to treat human beings. We are careful, and I am aware of its usage," he said. (Kashmir Monitor)

Jammu symbol of religious brotherhood: JK CM

Jammu: Chief Minister Mehbooba Mufti here on Sunday said that Jammu is a symbol of religious brotherhood and a ray of hope in today's disturbing atmosphere. Asking Jammu people to stand up unitedly against bigger forces conspiring to disturb religious brotherhood in the region the Chief Minister said peace holds key to employment the root cause of unrest in Kashmir. She said "Gandhiji saw a ray of hope emerging from Kashmir but I see a ray of hope emerging from Jammu".

According to the KNS correspondent, addressing PDP's youth convention in Jammu the Chief Minister said the people of Jammu bravely welcomed and offer shelter to Kashmiri pandits when they migrated from Kashmir and they arms open embraced muslims when they moved to Jammu for better education during last two years. Saying that youth are the victims of unrest and unemployment but peace holds key to both employment Mehbooba said attack on Sunjwan army camp and murder of a minor girl in Kathua were the attempts of big forces to disturb religious brotherhood in Jammu region the Chief Minister asked the worker to be cautious about the evil designs of bigger forces to disturb communal brother hood in the Jammu region.

E. Ghouta terrorists use civilians as 'human shields,' plan to sabotage UN aid-Russian MoD

Damascus:Terrorists holed up in the eastern Ghouta suburb of Damascus opened fire on hundreds of civilians who were trying to flee the area via a humanitarian corridor, the Russian Center for Reconciliation in Syria said. "Few days ago, the Jaysh al-Islam militants have dispersed more than 300 civilians who wanted to pass [out of eastern Ghouta] through the humanitarian corridor in the north-eastern outskirts of the city of Douma," Major General Yury Yevtushenko, the head of the Reconciliation Center, said on Wednesday."The people were fired upon," he said, adding that there has not been any information on the number of casualties among the civilians so far. According to the Reconciliation Center, the militants are denying the people exit from the combat zone for the second day in a row, threatening anyone who attempts to flee with death.According to the Russian military, the terrorists fired 13 mortar shells at residential areas of Damascus on Wednesday, causing injuries and destruction."

A 10 years old boy Mujtaba Ali from Noori Pora Magam District Baramulla Kashmir is suffering from a kind of tumour and is undergoing treatment at Max Super Speciality Hospital Phase 6 Chandigarh.He belongs to poor family and cost of treatment is nearly Rs.15 lacs which is beyond the reach for his family .Kindly help and pray for him to save the precious life.

Account No:0090040100090603;

IFSC Code:JAKA0MAGGAM

M.No:+91-7780926423;+91-7889890651